Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 01-08
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

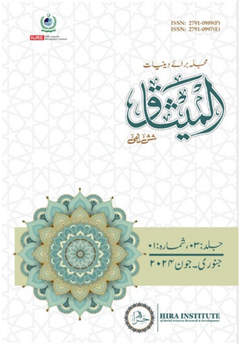

اسلام میں جمالیات کا تصور: ایک اجمالی جائزہ

Aestheticism in Islam: A Brief Analysis

1. Dr. Sher Mehrani shermohammad@uok.edu.pk	*Assistant Professor,* *Department of Sindhi, University of Karachi.*
2. Dr. Anwar ud Din Kaka anwarkaka002@gmail.com	*Assistant Professor,* *Govt. Degree Boys College, Gulistan-e-Johar, Karachi.*
3. Prof. Kashif Ali mahesarkashifali@gmail.com	*Professor,* *Department of Pakistan Studies, Benazir Bhutto Shaheed University, Karachi.*

How to Cite:	Dr. Sher Mehrani, Dr. Anwar ud Din Kaka and Prof. Kashif Ali. 2024: "Aestheticism in Islam: A Brief Analysis". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01):01-08.
Article History:	**Received**: 18-01-2024 | **Accepted**: 07-02-2024 | **Published**: 25-03-2024
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

اسلام میں جمالیات کا تصور: ایک اجمالی جائزہ
Aestheticism in Islam: A Brief Analysis

1. **Dr. Sher Mehrani**
Assistant Professor, Department of Sindhi, University of Karachi.
shermohammad@uok.edu.pk

2. **Dr. Anwar ud Din Kaka**
Assistant Professor, Govt. Degree Boys College, Gulistan-e-Johar, Karachi.
anwarkaka002@gmail.com

3. **Porf. Kashif Ali**
Professor, Department of Pakistan Studies, Benazir Bhutto Shaheed University, Karachi.
mahesarkashifali@gmail.com

Abstract:
Aestheticism in Islam constitutes a multifaceted exploration that delves into the intrinsic beauty woven into the fabric of Islamic theology, culture, and practice. This paper undertakes a comprehensive examination of the various dimensions of aestheticism within Islam, ranging from the individual's pursuit of beauty to the profound reverence for the natural world and the sublime. Drawing upon Islamic teachings and traditions, it explores the concept of aestheticism as not merely an adornment, but a deeply ingrained aspect of faith and spirituality. Through a critical lens, the paper navigates through the rich tapestry of Islamic art, architecture, literature, and everyday life, shedding light on the intricate interplay between aesthetics and Islamic values such as unity, harmony, and transcendence. Furthermore, it investigates the role of aesthetic experiences in fostering a deeper connection with the Divine and enhancing spiritual awareness among believers. By synthesizing historical perspectives with contemporary discourse, this analysis aims to contribute to a nuanced understanding of aestheticism in Islam and its enduring significance in shaping the Muslim identity and cultural heritage.

Keywords: *Aestheticism, Islamic Teachings, Contemporary Discourse, Islamic Theology.*

تمہید

اسلام اپنے جوہر میں بہتر زندگی گزارنے کے لیے ایک کامل منشور فراہم کرنے والا دین ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات صرف زندگی گزارنے کا حکم نہیں دیتیں بلکہ ایک راستہ بھی دکھاتی ہے جس پر چل کر انسان ایک فطری اور بھرپور زندگی گزار سکتا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے سے منسلک لوگوں کے حقوق، فرائض، ضروریات، احساسات اور امنگوں کا ذکر ہے۔ اسلام میں زندگی کے ہر مکتبِ فکر کے لوگوں کو سماجی انصاف اور ہر قسم کے تحفظ کا احساس حاصل ہوتا ہے۔ پھر چاہے مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، مسلم ہو یا غیر مسلم اسلام سب کو مناسب حقوق اور رعایتیں دیتا ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نے اپنی مشہور کتاب فلسفۂِ توحید میں لکھا ہے کہ:

> اسلام نہ تو محض ضابطِ حیات ہے اور نہ آئیڈیالوجی، بلکہ یہ قرآن حکیم کے عقائد جلیلیہ و محرکہ کو اپنی زندگی میں جذب کرکے امر و نہی کے مطابق حیاتِ طیبہ و صالحہ گزارنے کی آرزو و تحریک ہے۔ دین تحریک نہ رہے تو اس

کے عقائد اپنی جمال وجلال اور زندگی سے محروم ہو جاتے ہیں اور خود اس میں جمود و تعطل پیدا ہو تا جاتا ہے۔[1]

دیکھا جائے تو اس سارے تناظر میں زندگی کو خوبصورت طریقے سے گزارنے کا خیال، ایک راز ہے۔ سماجی طور پر اسلام ایک ایسا دین ہے جو فطرت کے رنگ سے ہمکنار ہے۔ اسلام کے مطابق خدا سب کا خالق، ایک بھرپور شفیق، کریم، رحیم اور بخشش والا اور رستہ دکھانے والا عظیم رہنما ہے۔ خدا کے تصور سے متعلق خوبصورت دلیل یہ بھی ہے کہ یہ ساری کائنات جس طرح فطری نظم و ضبط، قاعدے اور قانون سے جڑی ہے بالکل اسی طرح اس کا تخلیق کرنے والا بھی اس قدر حسین اور جمیل ہے۔

God is beauty, and beauty is love. Where ever there is love, there is beauty. [2]

خدا صاحبِ جمال ہے اور جمال سراپا پیار و محبت ہے۔ جہاں کہیں پیار ہو گا وہاں جمال موجود ہو گا۔

حسنِ مطلق خدا کی ذات ہے جس نے کائنات کی ساری خوبصورتی خود میں سمائی ہے۔ یہ کائنات اس کے کل حسن کا جز ہے۔ اسلامی نکتہ نگاہ یہ ہے کہ وہ مقدس ذاتِ ایک بند خزانہ تھی جس نے اپنی شناخت کرانا چاہی تو یہ حسین دنیا تخلیق کی۔ تخلیقِ دنیا کے حوالے سے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ٱلَّذِيٓ أَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهُۥ۔[3]

اس نے ہر چیز کو خوبصورت بنایا۔

اسلام میں نہ صرف خدا اور بندے کا تصور بے حد خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے بلکہ اس کا ایک وسیع، کامل اور جامع تصور بھی اسلام میں موجود ہے جس کی متعدد سمتیں ہیں۔ اسلام میں فطری خوبصورتی کا جمال ایک ایسا فکر انگیز تصور ہے جس میں حسن کی گہرائی اور شائستگی سمائی ہوئی ہے۔ سورہ نحل میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَكُمۡ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسۡرَحُونَ [4]

اور آپ کے پالتو مال میں جمال ہے جب شام کو چراگاہ سے واپس لاتے اور صبح لے جاتے ہیں۔

اسلام کے مطابق علم کا بنیادی وسیلہ قرآن کریم ہے۔ قرآن میں انسان کی ہر جبلت اور طلب کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا کی کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کا ذکر قرآن میں نہ ہو۔ قرآن مجید میں جمالیات کو سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے آج سے تقریباً چودہ سو برس پہلے حیاتِ انسان کے اس مسئلے پر جسے جمالیات کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے روشنی ڈالی ہے اور اسے اس انداز سے حل کیا ہے جو ذہن انسان کے ارتقائی مدام کے باوجود ہر زمان و مکان میں اس کے جمالیاتی حس کے اس بنیادی جذبے کی تشفی کرتا رہے گا۔[5]

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی اس تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید فلسفہ، علمی جہات کی ترقی اور پیشرفت کے باوجود انسان جمالیات سے متعلق قرآن کریم کی دی گئی تشریح اور تعریف کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی نقاد ابھی تک اس کی عظمت اور اہمیت سے انکار کر سکا ہے۔ اسلام میں جمالیاتی فکر کا مرکز خدا، فن، ہنر اور فطری خوبصورتی ہے۔ اسلام کے مطابق انسان "اشرف المخلوقات "یعنی ساری مخلوق سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ دوسرے الفاظ میں خدا نے انسان کو افضل اور حسین پیدا کیا ہے۔ اگر انسان کی تخلیق کو قرآن کریم کی روشنی میں دیکھا جائے تو قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ٱلَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ فَعَدَلَكَ۔فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ۔[6]

اس نے تیری تخلیق کی پھر تجھے اعتدال سے بنایا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

ان آیات میں نہ صرف انسان کی پیدائش بلکہ اسکی تخلیق، اعضاء کی ترتیب اور متعدد اعضاء میں یکسانیت اور شکل وصورت کی حسنِ ترکیب کا مرحلہ وار ذکر ہے۔ یہ نازک بیانی یقیناً متعدد فلسفیانہ بیانات کو خاموش کرانے کا موجب ہے۔

اسلام میں جمالیات کے تصور کو واضح کرنے کے لیے اسلام میں موجود جمالیات کی وحدت کے فلسفے پر بحث ضروری ہے۔ اسلام کے تصورِ وحدت کو نہ صرف ایک عالمگیر حیثیت حاصل ہے بلکہ اس فکر کو جمالیات کے دونوں مکاتبِ فکر یعنی معروض اور موضوع پر بھی برتری حاصل ہے۔ عالمی سطح پر عام طور جمالیات سے متعلق دو بڑے مکتبہِ فکر ہیں:

- ایک موضوعی۔
- دوسرا معروضی۔

ایسے مفکرین جن کا خیال ہے کہ حسن معروضی (Objective) ہے ان کے مطابق حسن فقط بیرونی یا خارجی دنیا میں موجود ہے۔ قدرت کے حسین نظاروں میں حسن موجود ہے جو کہ خارجی امر ہے۔ دوسری جانب حسن کو موضوعی (Subjective) سمجھنے والے مفکرین کا خیال ہے کہ خوبصورتی دراصل انسان کے اندر موجود ہوتی ہے اور انسان اپنی جمالیاتی حس کے ذریعے اس کو دریافت کرکے اس سے حظ پاتا ہے۔ ان کے مطابق کائنات میں موجود کوئی بھی چیز نہ تو خوبصورت ہے اور نہ ہی بدصورت۔ دراصل انسان کی دیکھنے والی آنکھ، محسوس کرنے والا دماغ اور محظوظ ہونے والا دل ہی کسی چیز کے خوبصورت یا بدصورت ہونے کو طے کرتا ہے۔ اس داخلی جمالیاتی فکر کے مطابق اشیاء میں نظر آنے والی خوبصورتی اشیاء کی اپنی خصلت، خاصیت نہیں بلکہ یہ دیکھنے والے انسان کے دل اور دماغ پر ہے کہ وہ اس کو کس بنیاد پر حسین اور اہم سمجھتا ہے۔ خوبصورتی کو موضوعی سمجھنے والے مفکرین کے مطابق ایک انسان جو حس سے محروم ہو اس کے سامنے پھولوں کی خوشبو، بادِ صبا، جھرنوں کا بہاؤ سمیت قدرتی مناظر کی دلکشی وغیرہ سب بیکار ہیں کیونکہ اس میں جمالیاتی حس موجود ہی نہیں۔ حسین اور خوبصورت اشیاء کو دیکھنے اور محسوس کرنے کے لیے جمالیاتی نظر اور حس ضروری ہے۔

دوسری جانب حسن کو خارجی سمجھنے والے مفکرین کا خیال ہے کہ عام طور پر خوبصورت چہرے، پرندوں کی بولیاں، ندیاں، سمندر، آبشار، برفانی پہاڑ، پودے، خوشبو، ہوا، صبح کا نہایا ہوا چہرا، کرنیں، رات کی خاموشی اور ہر قسم کی فطری خوبصورتی ہر انسان کے من کو لبھاتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خوبصورتی خارجی دنیا میں بہرحال موجود ہے۔ اسی طرح خوبصورت چیزیں سب کو اچھی لگتی ہیں اور قبیح و بدصورت چیزیں کسی کو بھی نہیں بھاتیں۔ دونوں نظریات کا اگر جداگانہ تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کلی طور پر خوبصورتی نہ تو موضوعی اور نہ ہی معروضی بلکہ حسن دونوں کے ایک حسین سنگم کا نام ہے۔ حسن کے اس وحدت کو اسلام "وحدتِ جمال" کہتا ہے جو کہ ایک معنیٰ خیز اور متوازن فکر ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ۔[7]

بھلے ان (خواتین) کی خوبصورتی تجھے خوشی دے۔

اس آیت کریمہ میں "خوبصورت خواتین" کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ خارجی امر ہے۔ جبکہ ایک اور آیت میں ہے کہ:

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا۔[8]

اور قسم ہے نفس کی جس کو مناسبت سے بنایا۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسن انسان کے اندر موجود ہے کیونکہ نفس کی خوبصورتی کا تعلق انسان کی اندرونی دنیا

سے ہے۔ ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے کہ:

ٱلَّذِيٓ أَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهُۥۖ وَبَدَأَ خَلۡقَ ٱلۡإِنسَٰنِ مِن طِينٖ۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهُۥ مِن سُلَٰلَةٖ مِّن مَّآءٖ مَّهِينٖ۔ ثُمَّ سَوَّىٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِۦۖ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡأَبۡصَٰرَ وَٱلۡأَفۡـِٔدَةَۚ قَلِيلٗا مَّا تَشۡكُرُونَ۔[9]

اس نے ہر چیز کو خوبصورت بنایا اور مٹی سے انسان کی تخلیق کی شروعات کی۔ پھر اس کی نسل کو کمزور پانی سے چلایا پھر اسے جوڑا اور اس میں روح پھونک دی اور بنائے تمہارے کان، آنکھیں اور دل اور تم میں سے تھوڑے لوگ ہی قدر دان ہیں۔

ان آیات میں انسان کے تخلیق ہونے کا عمل بیان کیا گیا ہے جس میں ظاہری بناوٹ میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے ہم آہنگی رکھی گئی۔ قدیم یونانی دور میں حسن کو اچھائی اور ہم آہنگی سمجھا جاتا تھا۔ دوسری جانب ان آیات میں روح ڈالنے کا ذکر ہے۔ یعنی انسان میں روح ڈالی، اس کو عقل اور خوبصورتی عطا کی گئی۔ ان آیات کے فکری نکات میں خوبصورتی کے خارجی اور داخلی تصور یعنی معروضی و موضوعی تصور کے درمیان ایک اہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور ایک تیسرا مکتبِ فکر سامنے آتا ہے جو کہ خالص قرآن مجید کا بتایا ہوا ہے۔ اس فکر کی بنیاد پر "وحدتِ جمال" کا فلسفہ مستوی ہے۔

قرآنی آیات کے علاوہ حضور ﷺ کی شخصی خوبصورتی اور جمال سے متعلق متعدد روایتیں ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے جمال سے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے جس کی کسی نے بھی تعریف بیان کی اس نے چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر پسینے کے قطرے ایسے لگتے تھے جیسے موتی چمکتے ہوں۔[10] حضور اکرم ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ میں نے عطر، عنبر، کستوری یا دوسری کسی بھی چیز کی خوشبو سرورِ کائنات ﷺ کے جسم اطہر سے نکلنے والی خوشبو سے زیادہ نہیں پائی۔[11] اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دینے کے بعد فرمایا:

سطعت منه ريح طيبت لم نجد مثلها قطّ۔[12]

آپ ﷺ سے اتنی اطہر خوشبو نکلی کہ جسے ہم نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا۔

ایک طرف سے اسلام میں خوبصورتی اور جمال کا تصور ایسا رہا تو دوسری جانب اسلامی فن، ہنر، رنگ، سوز، درد، شاعری، خطاطی، عمارت سازی، مصوری میں بھی کمال کی حد تک جمالیات موجود ہے۔ اسلامی کلچر میں عبادت گاہوں پر نقش و نگار کرنا، عباداتی کلام، حمد و نعت، مناجات، خطاطی وغیرہ اسلامی جمالیات کے انتہائی اہم پہلو ہیں۔ بہر حال اسلامی تاریخ کے بہادروں کی خیالی تصاویر بھی ملتی ہیں۔[13] مسلمان فنکاروں نے اپنے فن میں مذہبی جذبات کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ دوسری جانب اسلامی آرٹ یا جمالیات کے لیے بھی متعدد محققین نے اس کے حق میں بیان دیے ہیں۔

Islamic civilization … one of the richest and most prolific phase in the culture history of humanity. Yet it was not until beginning of 20th century that Islamic art began to generate serious and wide spread interest among western art historian and archaeologists. These scholars analysed and evaluated Islamic art from their own point of view and according to their own aesthetics.[14]

اسلامی تہذیب انسانیت کی ثقافتی تاریخ میں سب سے امیر اور سب سے زیادہ پروان چڑھنے والا مرحلہ ہے۔ اس کے باوجود 20ویں صدی کے آغاز تک اسلامی فن نے مغربی آرٹ مورخ اور ماہرین آثار قدیمہ میں سنجیدہ اور

وسیع دلچسپی پیدا کرنا شروع کر دی۔ ان علماء نے اپنے اپنے نقطہ نظر اور اپنی اپنی جمالیات کے مطابق اسلامی فن کا تجزیہ کیا۔

مشرق کے اکثر نقادوں نے اسلامی آرٹ پر مذہب کا ٹھپہ لگا کر اس کی اہمیت میں کمی لانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ "اسلامک اسٹیٹک" کے مصنف کے مطابق اسلامی فن کو عام فن کی طرح ہی سمجھنا ضروری ہے۔[15] دوسری جانب اسلام میں جمالیات کے تصور سے متعلق معروف مسلمان مفکر الکندی کا کہنا ہے کہ جمال کا کمال سے گہرا ربط ہے اور جب خدا سب سے زیادہ کامل و اکمل ہے تو وہ ہی سب سے زیادہ حسین و جمیل ہو گا۔[16]

اسلامی جمالیات میں لامحدود پہلو شامل ہیں۔ اپنی وسعت کی بنیاد پر اسلامی جمالیات ایک مختلف گہرائی رکھتی ہے جس میں قدیم یونان کی خوبصورتی اور اچھائی کے تصور سے لے کر جدید فلسفے کے معروضی موضوعی خوبصورتی شامل ہے۔ ایک طرف اسلام نے حرام اور حلال کا فیصلہ دے کر یہ بتایا کہ جو چیز اچھی ہے، وہ خوبصورت اور حلال ہے اور جو چیز خراب ہے وہ بدصورت اور حرام ہے۔ یعنی حرام اور حلال دو ایسے اسلامی زاویے ہیں جو عوام کو بہت سی الجھنوں سے بچاتے ہیں۔ اچھائی کے خوبصورت ہونے کا تصور قدیم یونان میں بھی تھا۔ ارسطو کا کہنا تھا کہ:

> He (Aristotle) states that beautiful is that good which is pleasant because it is good[17]

ارسطو نے بیان کیا ہے کہ خوبصورتی خوشی دینے والی اچھائی ہے۔

اسلام میں موجود حلال اور حرام کا فلسفہ اپنے آپ میں بہت زیادہ مشہور ہے کیونکہ کسی بھی چیز کا حلال یا حرام ہونا اسلام میں پہلے سے طے شدہ ہے۔ امام غزالی کے تصورِ جمالیات کے مطابق اسلامی خوبصورتی کا تصور معاصر تصورِ جمالیات سے ہم آہنگ ہے۔ امام غزالی کا کہنا ہے کہ:

> The beauty of the outer form which is seen with bodily eye can be experienced even by children and animals … while the beauty of the inner form can only be perceived by the eye of the “heart’ and the light of inner vision of man alone.” [18]

بیرونی حسن کو بچے اور جانور بھی دیکھ سکتے ہیں لیکن باطنی خوبصورتی کو صرف دل کی آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

یہی بات معروف مغربی دانشور ول ڈیورانٹ اور برٹرنڈ رسل بھی کر چکے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنے تجربات کی بنیاد پر ثابت کیا ہے کہ ظاہری خوبصورتی جانوروں کو بھی لبھاتی ہے۔ اسلام میں دیے گئے بہشت کے تصور کے متعلق لکھتے ہوئے آر تھر ولاسٹن کا کہنا ہے کہ بہشت کو اتنا خوبصورت دکھایا گیا ہے کہ اس کے حسن تک انسان کا خواب خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ہر اس چیز کا ذکر کیا گیا ہے جو دل و دماغ کو راحت پہنچاتی ہے۔ مثال کے طور پر خوبصورت ہیرے موتی، قیمتی پتھر، خوبصورت درخت، اشیاء، قرآن پڑھنے والے وغیرہ۔ پھلوں کا مزہ اور ان کے چھوٹے اور بڑے ہونے کا عمل بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس پورے ذکر کو حوروں کے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ ان کا لباس بہت ہی خوبصورت اور وہ ہمیشہ جوان رہیں گی اس لیے ان کی نزاکت اور لطافت لافانی ہو گی۔ وہاں مقرب ملائکہ اسرافیل کا کلام بھی سنا جائے گا اور اس کا مزہ بھی بہشتی لوگ پا سکیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ بھی اس دیدار کے سامنے ہیچ ہو گا جو بہشتی لوگ خدا کو دیکھنے سے صبح شام پا سکیں گے۔[19]

مجموعی طور اسلام میں خوبصورتی کا تصور جامع اور کلیت پر مشتمل ہے۔ ایک طرف "وحدتِ جمال" کے تحت خوبصورتی کا

اصل مظہر خدا کا جلوہ بتایا گیا ہے تو دوسری جانب تخلیق یا مخلوق میں بھی خوبصورتی کا موجود ہونا بیان کیا گیا ہے۔ ایک طرف اچھائی یا حلال کو خوبصورت کہا گیا ہے تو دوسری جانب خوبصورتی کے معروضی، موضوعی، داخلی اور خارجی تصور کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اسلامی تعمیرات بھی اسلامی جمالیات کا ایک بڑا موضوع اور حصہ ہیں۔ تاج محل اگرچہ کوئی مذہبی عمارت نہیں لیکن چونکہ مسلم طرزِ تعمیر کا شاہکار ہے اس لیے اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر مسلمان فنکاروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سلیمان ڈفورڈ اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتا ہے کہ:

> The *Tāj* seems to float mid-air especially on the fabled nights of the full moon. A visit to the *Tāj Maḥal* by moon light would bring almost anyone into a greater understanding of the sense of timelessness in aesthetic as in religion. The *Tāj Maḥal* is undeniably Islamic in its subjective efforts as well as in its objective design.[20]

> تاج محل آسمان وزمین کے مابین معلق لگتا ہے خصوصاً پورے چاند کی راتوں میں۔ چاندنی رات میں تاج محل کا ایک دورہ کسی کو بھی حسن و جمال کا وافر حظ فراہم کر سکتا ہے جیسا کہ یہ اس مذہب کی خوبصورتی ہو سکتی ہے۔ تاج محل موضوعی اور معروضی طور پر بلا انکار خوبصورتی کا ایک بڑا شاہکار ہے۔

عمارتیں نہ تو مسلمان ہوتی ہیں نہ ہی کافر۔ اس بنا پر سلیمان ڈفورڈ ایک طرف تاج محل کی خوبصورتی کی بے انتہا تعریف کرتا ہے تو دوسری جانب یہ بھی واضح کرتا ہے کہ اس عمارت کی جغرافی شکل و شبیہ کی خوبصورتی میں اسلامی کلچر اور ثقافت شامل ہے۔ اسلامی جمالیات کی وکالت کرتے ہوئے لیمن کہتا ہے کہ اسلامی فن کو متعدد لوگ جیسا کہ تسلیم ہی نہیں کرتے اور وہ اس کو خاص اہمیت نہیں دیتے۔ یہ غلط ہے۔ وہ لوگ جو اسلامی فن سے ناواقف یا تھوڑا بہت واقف ہیں جب اسلامی فنکاروں کا فن دیکھتے ہیں تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔

> The Individual who knows little or nothing about art and Islam, and yet enjoy looking at Islamic art. The main problem is that Islamic art is constantly being explained in terms which are not aesthetics.[21]

> وہ افراد جو اسلامی فن سے بالکل ناواقف یا تھوڑا بہت واقف ہیں اسلامی آرٹ کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی آرٹ مستقل طور پر ایسی اصطلاحات کی شکل میں بیان ہوتا چلا آیا ہے جو جمالیات سے منسلک نہیں تھیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی سے بھی لیمن بہت زیادہ متاثر نظر آتا ہے۔ اس کے مطابق یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی اسلامی جمالیات کا ایک اہم پہلو ہے جس سے صرف زلیخا ہی نہیں بلکہ اس کی ساتھی خواتین بھی مبہوت ہوئی تھیں۔[22]

مذکورہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی جمالیات لامحدود وسعتوں پر مشتمل ہے جو مختلف لوگوں پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ یہی امر اسلامک آرٹ سیکھاتا ہے۔ جمالیات کے اسلامی تصور کے مطابق اسلامی فن مختلف لوگوں پر مختلف طرح سے اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مسلمان اس عقیدے کی نگاہ سے دیکھیں گے تو غیر مسلم اس میں جمالیاتی حظ حاصل کرے گا۔ فنکار اس کی کاریگری پر سوچے گا، فوٹو گرافر اس کی تصویر نکالے گا اور تاریخ دان اس کی تاریخ پر غور کرے گا۔ جب کہ شاعر اس کی خوبصورتی کی تعریف میں شعر لکھے گا۔ گویا کہ اسلامی فن ہر انسان کو متاثر کرنے کی قوت رکھتا ہے۔

نتیجہ بحث

اسلامی جمالیات ایک مختلف کائنات ہے جو کہ "وحدتِ جمال" سے "کثرتِ جمال" تک محیط ہے۔ اسلام میں خوبصورتی کے مختلف پہلوؤں پر مبنی تصور کو ہمہ گیر حیثیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یونان کا قدیمی اور جدید معاصر تصورِ جمالیات دونوں ایک جتنی حیثیت سے اسلامی جمالیات میں موجود ہیں۔ اسلام کی ثقافتی خوبصورتی اپنے آپ میں الگ تصور ہے جس کا جمالیات کے جہان میں ایک منفرد اور جدا مقام ہے۔ اس میں کسی بھی جمالیاتی حس رکھنے والے فرد کو متاثر کرنے کی بھرپور صلاحیتیں موجود ہیں۔ اسلام کے جمالیاتی نکتۂ نگاہ میں ایک طرف مالک کی لامحدود خوبصورتی ہے تو دوسری جانب اس کی تخلیق شدہ حسین مخلوق ہے۔ ایک طرف مخصوص شاعری (حمد، نعت، مناجات، قصیدہ، نوحہ وغیرہ) ہے تو دوسری جانب آرکیٹیکچر، کیلیگرافی، عمارت سازی اور دیگر ثقافتی اشیاء موجود ہیں جو اسلامی جمالیات کو عالمی سطح پر منوا چکی ہیں۔ مذکورہ بحث اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اسلامی جمالیات بہت زیادہ وسعت اور حسن رکھتی ہے جس میں عالمی سطح کے مختلف مذاہب کی جمالیاتی جہات سے لے کر ثقافتی جمالیات کی وسعتیں شامل ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر، **فلسفہ توحید**، (لاہور: فیروز سنز پبلی کیشنز، 2016ء)، ص 7۔

2 K. F. Mirza, **Life of Shah Abdul Latif Bhitai**, (Matiari: Bhit Shah Cultural Centre Committee, 1980), P.76.

3 سورہ السجدۃ 32:7۔

4 سورۃ النحل 16:6۔

5 نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر، **جمالیات: قرآن حکیم کی روشنی میں**، (لاہور: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1976ء)، ص 65۔

6 سورۃ الانفطار 82:7-8۔

7 سورۃ الاحزاب 33:52۔

8 سورۃ الشمس 91:7۔

9 سورۃ السجدۃ 31:7-9۔

10 اوکاڑوی، محمد شفیع، **ذکر جمیل**، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2010ء)، ص 87۔

11 ایضاً، ص 399۔

12 ایضاً، ص 403۔

13 Wajdan Ali, **The Arab Contribution to Islamic Art: from the 7th to 15th Century**, (Jordan: The American University in Cairo Press, 2010), P. 15.

14 Ibid, P.13.

15 Oliver Leaman, **Islamic Aesthetics: An Introduction**, (Edinburgh: University Press, 2004), P.187.

16 Groff, Peter S., **Islamic Philosophy: A-Z**, (Edinburgh: University Press, 2004), P.7.

17 Fredrick Charlis, **The History of Philosophy**, (Edinburgh: University Press, 2006), P.359.

18 Suleiman Dufford, **Central Javanese Adaption to the Islamic Concept of Aesthetics**, (Malaysia: University of Putra, 2006), P.23.

19 Oliver Leaman, **Islamic Aesthetics: An Introduction,** P.3.

20 Ibid, P.28.

21 Ibid, P.187.

22 Barbara Brend, **Islamic Art**, (London: British Museum Press, 1991), P.1019.